بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت

تَقَدَّسَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ تَعَالٰی جَلَّ جَلَالُہٗ وَ عَمَّ نَوَالُہٗ و نعت پاک خاتم الانبیا والمرسلین النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ حضرت مُحَمَّدٌ مُّصْطَفٰی اَحْمَدُ مُجْتَبٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

انسان کامل کا بیان

حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ انسان کامل علی الاطلاق جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام ہیں جن کی تعلیم و تربیت تمام جہانوں کی ہدایت کے لئے خود پروردگار نے کی۔ روز ازل سے ہی خداوند کریم نے آپ کو سراپا فیض و کرم اور مجمع برکات و حسنات وصاحب سلک و سلوک و عین توحید ذات کا برزخ بنا کر خاتم النبین سیدالمرسلین کا خطاب عطا کیا۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ (تو اپنے رب کا نام لے جس نے تجھے پیدا کیا جس نے ایک گوشت کے لوتھڑے کو انسانیت کا جامہ پہنایا)

خدائے تعالٰی کے فضل و کرم سے آپ محض انسانیت اور اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ کے پورے مصداق اور صاحب تمکین لَوْلَاکَ

www.yabahu.com
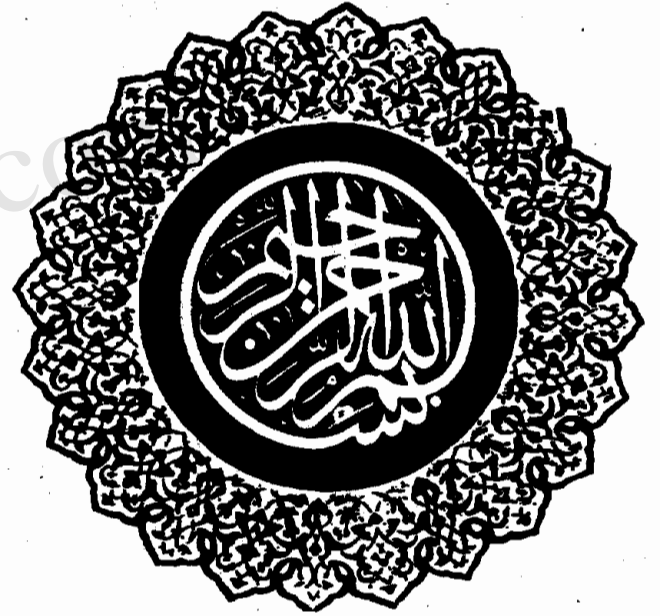
لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ تھے۔ خداوند کریم نے ہم سب کی ہدایت کے لئے
آپ کو بھیجا۔ خدا ہمارا خالق اور اسی سے ہمارا ظہور ہے۔ کُنْتُ کَنْزًا
مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (میں ایک مخفی خزانہ تھا میں نے
چاہا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کیا)

معرفت الٰہی کے ذکر کی شرائط

مگر شرط یہ ہے کہ انسان قیل و قال اور نفسانیت کو چھوڑ کر
صاحب ہدایت ربوبیت ہو کر عرفان الٰہی حاصل کرے۔ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا
یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ وَمَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ وَمَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ طَالَ لِسَانُہٗ
(جس نے خدا تعالیٰ کو پہچانا اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور وہ اپنی
زبان کو بند کرلیتا ہے یا کھول دیتا ہے)

مگر جان لینا چاہئے کہ جب کہ خدائے تعالیٰ غیر مخلوق ہے تو اسے
غیر مخلوق ہو کر یاد کرنا چاہئے۔ مقام قلب اور مقام روح مخلوق ہیں۔
ان سب مقامات سے گزر کر مقام سیر میں پہنچنا چاہئے۔ جو مقام غیر
مخلوق ہے جہاں بندے کو اپنے پروردگار سے راز و نیاز حاصل ہوتا
ہے۔ بندہ اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور پروردگار اپنے بندے کو۔ جیسا
کہ اس نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔

فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنَ (تم مجھے یاد کرو میں
تمہیں یاد کرو گا تمہیں چاہئے کہ میری شکر گزاری کرو نہ کہ کفران

www.yabahu.com

نعت)

اس لئے فرمایا گیا ہے۔ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ یَقْبَلُ اللّٰہُ فَارِقُ النَّفْسَ (اپنا
نفس چھوڑ کر تم خدا کی طرف آؤ۔ خدا نفسانیت چھوڑنے والے کو
اپنے پاس جگہ دیتا ہے) نفسانیت اور آرام طلبی کے پیچھے خدا کے
حقوق کا خون نہ کرے۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے مَنْ لَّمْ یُؤَدِّ
الْفَرْضَ الدَّآئِمَ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰہُ عَنْہُ فَرْضَ الْوَقْتِ (جو کوئی خدائے تعالیٰ کے
مقررہ فرض کو ادا نہ کرے خدائے تعالیٰ اس کی کوئی عبادت قبول نہیں
کرتا) پھر جس طرح سے کہ نماز پنجگانہ کے بدون دیگر ذکر واذکار قبولِ
نہیں۔ اسی طرح بدوں ذکر و اذکار کے نماز قبول نہیں۔ اگرچہ اس
طرح سے خالی ٹکریں لگاتے لگاتے پیٹھ کیوں نہ ٹیڑھی ہو جائے۔
سلطان الاذکار کا ذکر غیر مخلوق برزخ اسم اللہ اسم للہ واسم لہ واسم ھو
ہے۔ ذکر ھو سے فقیر مقام فنا فی اللہ میں غرق ہوتا ہے۔ بیت

ذکر ھو کشد باھو نہ مرد است
کہ ذکر واصلاں آورد برد است

باھو (قدس سرہ) ھو کا ذکر کرتا ہے اس لئے وہ مردہ نہیں ہے
کیونکہ واصلوں کا ذکر سانس کے آنے جانے کے ساتھ جاری رہتا
ہے۔

ذکر کے بغیر ہر سانس مردہ ہوتی ہے

اس لئے جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کُلُّ نَفَسٍ یَخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ مَیِّتٌ (بدوں ذکر اللہ کے جو سانس نکلے وہ مردہ ہے) ذاکر صادق کا نفس ذکر کے سبب سے دل ہو جاتا ہے اور دل روح اور روح سر اور سر اسم اللہ سے ہے اور اسم اللہ توحید ہے اور توحید غیر مخلوق ہے۔ موحد اہل توحید مطلق۔ اسی کو (صاحب سر) کہتے ہیں۔

چرا چشمت نہ بیند خویشتن را
کہ نفسے کشتہ باید راہزن را

تیری آنکھ اپنے آپ کو کیوں نہیں دیکھتی نفس راہزن کو مار ڈالنا چاہئے۔

خدائے تعالیٰ بندے سے نزدیک تر ہے

خدائے تعالیٰ تو بندے سے بہت ہی نزدیک ہے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے کہ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہم بندے سے اس کی گردن کی رگ (شہ رگ) سے بھی زیادہ نزدیک ہیں)

دوسری جگہ فرمایا ہے وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (وہ تمہارے وجود میں ہے پھر بھی تم اسے نہیں دیکھ سکتے) اسی طرح نفس و شیطان انسان کے وجود سے نزدیک اور اس کے رگ و ریشے میں موجود ہیں۔

پس اہل علم اور اہل فقر میں یہی فرق ہے کہ فقیر قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ (نصاریٰ نے کہا خدا تین خداؤں میں سے ایک ہے) کا راز دریافت کرنے میں تحقیق کرتا ہے کیونکہ انسان کے وجود سے نفس و شیطان بھی ہیں۔ جو ان کی پیروی کرنے سے بزعم خویش خدا بن جاتے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت خدا ایک ہی ہے جو اپنے بندے سے نفس و شیطان سے زیادہ نزدیک ہے اور جسے چاہتا ہے اسے ان سے بچاتا اور اپنی رحمت میں جگہ دیتا ہے۔

اسی لئے فقیر صرف تحقیق کر کے نہ صرف قولاً بلکہ عملاً ان دونوں (نفس و شیطان) کی نفی کرتا اور خدائے وحدہ لاشریک لہ کا اثبات کرتا ہے اور اب وَاِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ خدا ہی ایک معبود حقیقی ہے) پڑھ کر سچا مسلمان بنتا ہے جس طرح سے کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام (آپ کا پورا قصہ قرآن مجید میں مذکور ہے) تمام بتوں کو چھوڑ کر سچے مسلمان ہو گئے اور خدا تعالیٰ کے ایک الوالعزم نبی بنے۔

اسی لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ وَمَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ (جس نے اپنے نفس کی حقیقت جانی اس نے اپنے رب کو پہچانا جس نے نفس کے فنا ہونے کا یقین کیا اس نے اپنے پروردگار کی بقاء کا اعتراف کیا) ایسے ذاکروں کی نسبت فرمایا گیا ہے جو نفس و شیطان کو کیا بلکہ تمام جہان کو

www.yabahu.com

بھول کر صرف خدا کی یاد میں ہی مصروف رہتے ہیں۔

لَا یَشْغَلُهُمْ شَیْءٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ طُرْفَةَ الْعَیْنِ (انہیں چشم زدن بھی ذکر اللہ کے سوا کسی شے کی طرف توجہ نہیں ہوتی)

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰهِ (لوگو خدا کی طرف آؤ) مگروہ سمجھے کیا ہیں ففرو من اللہ (خدا کی طرف سے بھاگو) جیسے کہ شیطان خدا کے نام سے بھاگتا ہے یہی حال ان لوگوں کا ہے جو خدا کا نام سن کر گھبراتے اور بھاگتے ہیں اور یہ نہیں جانتے مَاشَغَلَکَ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ فَهُوَ صَنَمُکَ (جو چیز تمہیں خدا کے ذکر سے بھگاوے وہی تمہارا بت ہے) افسوس افسوس

نفس و شیطان زد کریما راہ من
رحمتت باشد شفاعت خواہ من

اے رب کریم و رحیم نفس اور شیطان نے میری راہ روک رکھی ہے تیری رحمت ہی میری شفاعت کرنے والی ہے۔

علم راہ ہے اور مرشد راہبر ہے

علم کیا ہے راہ ہے اور مرشد کیا ہے رہبر ہے۔ کہ راستہ بدوں رہبر کے طے نہیں ہو سکتا اسی لئے جو خود راہ ہوتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور جو کسی کے ہمراہ ہوتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔ اسی طرح طالب صادق مرشد کے ذریعہ اپنے مقامات طے کرتا ہے۔

www.yabahu.com

پہلا مرتبہ' اس کے لئے فنا فی الشیخ اور دوسرا فنافی الرسول اور تیسرا فنا فی اللہ کا ہوتا ہے۔ اور اب وہ مقام وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (ذکر کر اپنے رب کا یاد آتے ہی) میں ہر وقت بیدار رہتا ہے اور کسی وقت اس سے غافل نہیں ہوتا۔

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (تم بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے تاوقتیکہ تم اپنی پسندیدہ سے پسندیدہ چیزوں کو خرچ نہ کردو) مگر لوگوں نے کیا سمجھا ہے کہ ہم بد اپنا جان و مال خرچ کئے بغیر مراتب و مناصب حاصل کرلیں گے۔

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ (تم بقدر ضرورت کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو) مگر نفس و شیطان کیا کہتا ہے' خوب کھاؤ اور پیو اور خدا کی راہ میں کچھ بھی نہ دو۔ یہ نہیں جانتے ایک روز ہمیں مرنا ہے خدا کو منہ دکھانا ہے اسے کیا جواب دیں گے اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ (موت ایک طبیب ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے) اور کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (ہر ایک جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے) بالکل بھولے ہوئے ہیں۔ ساغر غفلت پی کر مست ہو رہے ہیں۔ مخلوق کے حق کے سامنے خالق کا حق بھولے ہوئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے، مَنْ کَانَ فِیْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی (جو دنیا میں خدا سے غافل رہا وہ آخرت میں بھی خدا سے غافل رہے گا)

خدائے تعالیٰ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں

حالانکہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے لَا طَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ (خدا کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں) قیامت کے روز مخلوق کا یہ حال ہو گا کہ وہ اپنے سے بھاگے گی ہر شخص نفسی نفسی پکارے گا۔ کوئی کسی کا ساتھ نہ دے گا۔ مگر جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام امتی امتی پکاریں گے اور سب کی شفاعت کریں گے۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَبِیْہِ وَصَاحِبَتِہٖ وَبَنِیْہِ (اس دن ہر آدمی اپنے بھائی سے اپنی ماں سے باپ سے بیوی سے بیٹے سے سب سے بھاگے گا) پھر انسان مخلوق کے پیچھے کیوں ناحق اپنے خالق کو بھول جائے۔

اہل علم اور اہل فقر کا بیان

اہل علم کیا ہیں اہل روایت اور اہل فقر کیا ہیں' اہل ہدایت روایت ہدایت کے لئے ہے نہ کہ طلب زر و مال کے لئے۔ حب دینار و درم گمراہی اور بدعت ہے جس کے لئے جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَّکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ (بدعت گمراہی ہے اور گمراہی دوزخ میں پہنچائے گی)۔

شیطان صبح کے وقت طبلہ بجاتا ہے اور دنیا کو زیب و زینت سے آراستہ کر کے اس کے طالبوں کے سامنے لاتا ہے۔ اہل ہو او ہوس

اس سے بغلگیر ہوتے ہیں۔ اس سے باتیں کرتے ہیں۔ اور شب و روز اسی کا ذکر و تذکرہ کرتے رہتے ہیں۔ شیطان خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ دنیا اس کی متاع ہے اور اہل دنیا اس کی ذریت ہیں۔ یہ سب طالب دنیا اس کے فرمانبردار بنتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا ہے۔ تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَّحُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ (ترک دنیا کل عبادت کی اصل ہے اور محبت دنیا کل گناہوں کی جڑ ہے) جو کوئی دنیا کی محبت اپنے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی رکھے وہ بھی اپنے آپ کو شیطان کی ذریت میں سے جانے۔

باھو سہ طلاقش داد دنیا را رسول
ہرکہ دنیا را نگہدارد ناسپاس و ناقبول

اے باھو دنیا کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین طلاقیں دے چکے ہیں جو دنیا سے محبت کرتا ہے وہ ناشکرا اور نامقبول ہے۔

چنانچہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ حُبُّ الدُّنْیَا وَالدِّیْنِ لَا یَسَعُ فِیْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ کَالْمَاءِ وَالنَّارِ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ (دین و دنیا دونوں کی محبت ایک دل میں نہیں رہ سکتی۔ جس طرح آگ و پانی ایک برتن میں نہیں رہ سکتا۔

کامل و ناقص میں تمیز کرنی چاہیے

بہت سے ریاکار اپنے آپ کو بزرگ اور مقدس بناتے ہیں۔ اور

www.yabahu.com

درحقیقت ان کے دل میں محبت دنیا بھری ہوتی ہے۔ لیکن بظاہر حب خدا کے دعویدار بنتے، اور خلق اللہ کو دھوکا اور فریب دیتے ہیں۔ گو اہل حضور ہونے کا دعوی کرتے ہیں مگر درحقیقت وہ خدا سے دور ہوتے ہیں۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر یک کس نباید داد دست

ہاں بہت سے ابلیس آدم کی شکل میں موجود ہیں اس لئے ہر ایک ہاتھ میں ہاتھ نہ دے دینا چاہئے۔

وہ اپنے آپ کو اہل مجلس محمدی شمار کرتے ہیں۔ مگر وہ اس مقام سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اہل مجلس محمد پانچ قسم پر ہیں۔ اہل شریعت خوابؑ میں زمین پر مجلس محمدی سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور اہل طریقت مراقبہ میں۔ اور اہل حقیقت مکاشفہ میں اور اہل معرفت مقام روح اللہ سے مجلس محمدی سے سرفراز ہوتے ہیں۔ چشم زدن میں غرق و استغراق حاصل کرکے مقام حضوری میں پہنچتے ہیں۔ کیونکہ فقر ایک دریائے ناپیدا کنار ہے۔ یہ مقام سدرۃ المنتھی روح العالمین اور صاحب حق الیقین کا ہے کہ جہاں اہل دین پہنچ کر وہاں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ عشق و محبت ہے کہ مذہب و ملت تحریر و تقریر، کتاب و دفتر میں جس کی بحث نہیں۔ بلکہ وہ رب الارباب کا فیض ہے۔ جو شوق و اشتیاق اور خلوص و اخلاص سے حاصل ہوتا ہے۔ جناب سرور کائنات

www.yabahu.com

علیہ الصلوۃ والسلام حضرت رب الارباب سے معراج کے روز واپس آئے۔ تو عاشقان خدا نے پوچھا۔ یارسول اللہ آپ نے پروردگار کو دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا ہاں دیکھا۔ پھر آپ نے فرمایا مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ (جس نے مجھے دیکھا گویا اس نے خدا کو دیکھا) علما نے آپ سے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ نے خدا کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا وما ینطق عن الھوی (ہمارا پیغمبر کچھ اپنے جی سے نہیں کہتا)

خدائے تعالیٰ کی نشانیوں میں غور کرو اور اس کی ذات میں غور نہ کرو

پھر آپ نے فرمایا تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰیَاتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ (تم اس کی نشانیوں میں غور کرو اس کی ذات پاک میں غور نہ کرو) دیدار الٰہی سے کوئی نعمت، کوئی لذت، شوق و اشتیاق، عیش و راحت بہتر نہیں ہے۔ دونوں جہان اسی کا مبتلا و مشتاق ہے۔ جسے خبر ہوئی وہی گم ہوگیا اور پھر کسی نے اسے نہ دیکھا وہ گویا ایک راز تھا کہ چھپ گیا۔

ایں مدعیاں در طلبش بیخبر اند
کاں راکہ خبر شد خبرش باز نیامد

یہ اس کی طلب کا دعوئ کرنے والے بے خبر ہیں کیونکہ جسے اس کی خبر مل گئی پھر اس کی خبر کسی اور کو نہیں ملتی۔

مگر جو شخص ذی شعور ہوتا ہے تحقیق کرتا ہے کیونکہ پوچھنا دیکھنا

نعمت عشق فنافی اللہ "بقا باللہ ہے اور خدائے تعالیٰ کو محدود و معین کرنا کسی کی صورت میں بتانا کفر و شرک اور گمراہی ہے بے مثل و بے مثال بے شبہ و بے نمونہ نور و انوار تجلیات دیکھنا اور پوچھنا عاشقان ہوشیار کا کام ہے کیونکہ دوست کے راز و نیاز کا پتہ دوست سے ملتا ہے۔

باھو اگر کس گفت وہ آنرا نشانی
زتو نزدیک باتو یار جانی

اے باھو اگر تجھے کوئی شخص پوچھے کہ اس کا نشان بتاؤ تو یہ کہو کہ محبوب حقیقی تیری جان سے بھی زیادہ تیرے قریب ہے۔

جب بندہ خدا کو پکارتا ہے
تو وہ اس کو جواب دیتا ہے

خدائے تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (اے ہمارے نبی جب تم سے ہمارے بندے ہمارا حال پوچھیں تو تم ان سے کہہ دو کہ میں ان سے بہت ہی نزدیک ہوں مجھے جب کوئی پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ سو انہیں چاہئے کہ وہ میری پیروی کریں مجھ پر ایمان لائیں تاکہ انہیں سعادت ابدی حاصل ہو)۔

جب فقیر مرجاتا ہے اور قبر میں دفن کرنے کے بعد منکر نکیر اس

www.yabahu.com

کے پاس آتے ہیں اور اسے سوال و جواب کے لئے اٹھاتے ہیں تو اس پر تصور برزخ اسم اللہ اور مقام فنا فی اللہ کی پریشانی ظاہر ہوتی ہے۔ یہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے کہ دست راست پر اسم اللہ اور دست چپ پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا ہوتا ہے فرشتے اس کا یہ حال دیکھ کر خوفناک ہوتے اور اسے کہتے ہیں۔ یَاعَبْدًا صَالِحًا نَمْ کَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ جَزَاکَ اللّٰهُ فِی الدَّارَیْنِ خَیْرًا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ (اے نیک بندے آرام سے سو جا) تجھے خدا تعالیٰ دونوں جہان میں سرخ رو کرے نہ تو کسی کا خوف کھا اور نہ غمگین ہو) جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (جان لو کہ اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم)۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا کہ اے ہمارے حبیب تیس ہزار باتیں ہمارے بندوں کو پہنچا دو۔ اور تیس ہزار باتیں محفوظ رکھو کہ وہ ہمارا راز و نیاز ہے۔ اسی لئے جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام ہمیشہ برزخ فنا فی اللہ کے مشاہدہ میں رہا کرتے تھے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں لِیْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْهِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ (مجھے خدا تعالیٰ سے راز و نیاز کا ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ اس مقام میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گزر ہوتی اور نہ کسی نبی و رسول کی)

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کا شاغل
خواص اس برزخ کبریٰ میں تھا حرف مشدد کا

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ (نیک عادتیں اور اخلاق الٰہی حاصل کرو) کے حکم کی تعمیل میں اس رسالہ سے حصول غرق و استغراق توحید و حضور ملازمت مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقیر کا اصل مقصود ہے۔ یہ رسالہ طالب کے لئے بمنزلہ راہبر کے ہے مرشد کامل اور فقیر واصل وہی ہے کہ بے ذکر و فکر، بے ریاضت و بے محنت براہ تصور برزخ اسم اللہ مجلس محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں لے جائے۔ جس کسی کو اس میں شک ہو وہ اہل یقین میں سے نہیں۔

شیطان صورت مصطفوی اختیار نہیں کر سکتا

جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ (شیطان میری صورت نہیں بن سکتا) جو مرشد کہ صاحب حضور ہوتا ہے اس کے نزدیک طالبوں کو مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں پہنچانا، صاحب حضور کرنا کچھ مشکل اور دشوار نہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ مرشد ایک اعلیٰ درجہ کا متشرع اور راہ ظاہری و باطنی میں راسخ القدم (کامل) اور ہر حال میں قرآن و حدیث کے موافق اپنی زندگی بسر کرتا ہو۔ بدعت و استدراج میں نہ پڑا ہو کُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاہِرٍ فَہُوَ بَاطِلٌ وَّجَہْلٌ (ہر ایک باطن جو کہ ظاہر سے مخالف ہو مکرو

www.yabahu.com

فریب اور نادانی ہے) کسی کو اپنے علم و فضل پر ناز نہ ہو کیونکہ اگر صرف علم سے ہی وصول الی اللہ ضروری ہوتا تو خدائے تعالیٰ کی درگاہ سے شیطان کبھی نہ نکالا جاتا۔ پس معلوم ہوا کہ اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْاَکْبَرُ (علم خدائے تعالیٰ کا ایک بڑا حجاب ہے)

طالب کسی اور کا محتاج نہیں ہوتا

جسے کہ اللہ کافی ہے اسے کافیہ اور شرح ملا کی ضرورت نہیں۔ جسے خدائے تعالیٰ ہدایت کرے وہ ہدایہ اور کنزالدقایق کا محتاج نہیں۔ جو شخص خدائے تعالیٰ سے واصل ہے اس کے نزدیک تحصیل علم صرف و نحو و اصول و منطق لا حاصل ہے علم عین ثواب ہے۔ لیکن دوزخ سے نجات اور بہشت کا ثواب اہل جحت کو درکار ہے اور نفس سے محاسبہ کرنا اور اس کی یاد میں دل جلانا درویشوں کا کام ہے۔ انہیں نہ عذاب و ثواب سے کچھ بحث اور نہ دوزخ و جنت سے کچھ سروکار۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔

ماقیمان کوے دلداریم
رخ بدنیا و دیں نمے آریم

ہم دل دار کے کوچے میں رہنے والے ہیں (یعنی فنافی الذات ہیں) اس لئے ہم دنیا دین اور دونوں کی طرف نہیں دیکھتے۔

بلبلا نیم کز قضا و قدر
اوفتا وہ جدا ز گلزاریم

ہم ایسی بلبل ہیں جو قضا اور قدر کے ھاتھوں اپنے باغ و بہار سے بچھڑ چکی ہے۔

علم سراسر ایک یادداشت و شمار و حساب ہے اور فقیر ذکر و فکر عشق و محبت حقیقی اور طالب دیدار ہے۔

اہل دیدار و طالب مال و زر کا بیان

اہل دیدار عاشق و دیوانہ ہیں اور اہل علم طالب زر و مال و روزی و معاش ہیں۔ لذت نفس و دنیا میں مبتلا ہو کر نفس پروری کرتے اور لذت یاد الٰہی سے بیگانہ رہتے ہیں۔ اور فقرا شب و روز یاد خدا میں غرق رہتے اور اس آیت کے مصداق ہوتے ہیں۔ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ (خدا تمہارے ساتھ ہے تم کہیں بھی ہو)

فقرا اور علما میں کیا فرق ہے۔ فقرا ہمیشہ ذوق و شوق' غرق و استغراق میں رہتے ہیں اور علما تحقیق مسئلہ اور بحث و مباحثہ میں رہتے ہیں۔ علوم و فنون و مسئلہ مسائل قبر سے جدا ہو جاتے ہیں اور یاد الٰہی ہمیشہ کے لئے فقیر کے ہمراہ ہوتی ہے اور قبر میں بھی اس کا رفیق بنتی ہے کبھی اس سے جدا نہیں ہوتی۔ فقرا صاحب معرفت اور اہل توفیق ہوتے ہیں۔ علما و فقہا سلاطین و امراء کے ہم نشین ہوتے ہیں اور فقرا

خدا کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ حدیث شریف اَنَا جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَنِيْ (جو کوئی میرا ذکر کرے میں اس کا ہم جلیس ہوں) علما و فقہا کو انبیا علیہم السلام سے فخر ہے۔ اور انبیا کو فقر سے فخر ہے۔

اَلْفَقْرُ فَخْرِيْ وَالْفَقْرُ مِنِّيْ (فقر میرا فخر ہے اور میری سنت ہے) علما کی دلیل شرع سے ہے اور فقرا کی توحید و معرفت سے اگرچہ صاحب علوم ہیں۔ لیکن راہ حقیقت و معرفت سے دور ہیں۔ جو لوگ کہ فقر اختیار کرتے ہیں۔ ان کا نفس مردہ ہو جاتا ہے اور نفس کو مار کر مقام فنا میں پہنچنا ان کا اصل مقصود ہوتا ہے۔ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ يُّوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ (موت ایک طبیب ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے) فَهِمَ مَنْ فَهِمَ (سمجھ لیا جس نے سمجھ لیا) جو فقیر کہ طالب اللہ اور واصل الی اللہ ہوتا ہے۔ ممکن نہیں کہ وہ خلاف شرع کام کرے اور کسی وقت بھی شرع سے قدم باہر نکالے اگرچہ بظاہر خلاف ہو لیکن درحقیقت خلاف نہیں ہوتا۔

حضرت خضر و حضرت موسیٰ علیہما السلام کا واقعہ

دیکھو حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علی نبینا و علیہما السلام کا واقعہ کہ خضر علیہ السلام کا کشتی کا تختہ توڑ دینا' ایک کھیلتے لڑکے کو مار ڈالنا' دو لڑکوں کی بے اجرت لئے دیوار بنا دینا' بظاہر خلاف معلوم ہوتا تھا۔ اس لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان پر اعتراض کئے۔ مگر

www.yabahu.com

درحقیقت وہ تینوں کام عین ثواب تھے۔

اگر کوئی جہالت سے خدائے تعالیٰ کو پا سکتا تو ابوجہل خانہ کعبہ کے قریب رہ کر مرتد و مشرک نہ ہوتا۔ کیونکہ مَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ جُنَّ فِي آخِرِ عُمُرِهِ اَوْمَاتَ كَافِرًا (جو بغیر علم کے زاہد بنے آخر کو وہ مجنون ہو جائے گا یا اس کی موت کفر پر ہوگی) پس معلوم ہوا کہ راہ فقر عشق و محبت حقیقی میں ہے۔ دیکھو ایک کتے نے اصحاب کہف کے ساتھ ہو کر انسانیت کا مرتبہ پایا۔

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت مردم شد

اصحاب کہف کا کتا چند روز نیک لوگوں کی معیت اور صحبت میں رہنے کی وجہ سے انسانوں کی طرح بن گیا۔

خدائے تعالیٰ نے سب کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے

خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ (ہم نے جن و انس کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ وہ ہماری عبادت کریں)

اہل علم مبتدی ہیں اور اہل معرفت منتہی ہیں۔ جو شخص کہ صرف علوم ظاہری رکھتا ہے وہ ذکر و فکر و استغراق معرفت و انوار و تجلیات باطنی سے محروم ہوتا ہے۔ فضیلت معہ وسیلہ کے مفید ہے۔ وسیلہ کے بغیر فضیلت کسی کام کی نہیں فضیلت منصب قضا پر پہنچاتی

ہے اور وسیلہ مقامات فقر و فنا اور رضائے الٰہی پر پہنچاتا ہے۔

امام المسلمین حضرت امام اعظم علیہ الرحمتہ نے منصب قضا کو باوجود تشدد بادشاہ کے بھی قبول نہیں کیا اور رضائے الٰہی پر اپنی جان قربان کر دی۔ فقرا جو کام کرتے ہیں بظاہر اسے علماء گناہ جانتے ہیں لیکن درحقیقت وہ کام عبادت ہوتا ہے۔ اسی طرح علما بعض کام کو عبادت جان کر کرتے ہیں مگر فقیر کے نزدیک وہ کام درحقیقت گناہ ہوتا ہے۔

اہل علم اور اہل فقر کی تمثیل

کیونکہ علمائے ظاہر بمنزلہ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام کے اور فقراء بمنزلہ حضرت خضر علی نبینا و علیہم الصلوۃ والسلام کے ہیں۔ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا قصہ سورہ کہف میں مذکور ہے کہ حضرت خضر علیہ الصلوۃ والسلام نے جس کشتی میں کہ وہ خود ہی سوار تھے اس کا تختہ توڑ ڈالا۔ اور ایک لڑکے کو مار ڈالا اور دو یتیم بچوں کی دیوار توڑ کر از سر نو مفت مضبوط بنا دی' حالانکہ خود فاقہ سے تھے اور اس بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی بھی نہیں کی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان تینوں پر اعتراض کیئے جس کے جوابات انہیں حضرت خضر علیہ السلام نے بتائے۔ اگر کوئی فقیر بظاہر کتنی ہی ریاضت اور محنت و مشقت اٹھاتا' زہد و تقویٰ کرتا رہتا ہو مگر

www.yabahu.com

ابھی توحید و مقام فنا فی اللہ میں نہیں پہنچا ہے۔ جان لے کہ وہ ابھی گمراہی کے میدان میں پڑا ہوا ہے اسے وسیلہ ڈھونڈنا چاہئے۔

وسیلہ کا فضیلت سے افضل ہونا

کیونکہ وسیلہ فضیلت سے بہتر ہے گناہ کے وقت نفس کو قرآن و حدیث پڑھ کر سناؤ' دوزخ سے اسے ڈراؤ' جنت کی لذتیں یاد دلاؤ' خدا اور رسول کو شفیع بناؤ' قیامت کی ہولناک حالت پل صراط و میزان وغیرہ اور دیگر مصائب اسے یاد دلاؤ تو بھی وہ گناہ سے باز نہیں رہ سکتا اور گناہ کے وقت شیخ کا نام لو یا برزخ اسم اللہ یا برزخ اسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور کرو تو نفس ڈر جائے گا۔

چنانچہ حضرت زلیخا کے معاملہ میں وسیلہ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پاک و صاف رکھا بلکہ ان کے دل میں گناہ کا خیال تک نہیں پیدا ہونے دیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ (زلیخا نے تو یوسف کے ساتھ ارادہ کر ہی لیا تھا مگر یوسف نے اگر اس وقت اپنے رب کی نشانی نہ دیکھ لی ہوتی تو وہ بھی ارادہ کر ہی لیتے) وسیلہ ہی تھا کہ جس نے حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کو بدی کا خیال تک نہیں پیدا ہونے دیا۔ خداوند کریم نے انہیں اپنی نشانی بتائی کہ وہ اس مکان سے (جہاں زلیخا نے انہیں گھیرا تھا) نکل بھاگے۔ پس اسی طرح سے فقیر کامل کی ایک

www.yabahu.com

نظر ہزار فضیلت اور تمام عمر کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے۔

علم ظاہری صرف زبان پر ہے اور علم توحید و معرفت سینے میں جگہ کرتا اور راز و نیاز و اسرار الٰہی پیدا کرتا ہے علما ظاہر علم مردہ دلوں سے حاصل کرتے ہیں اور علمائے عامل اور فقرائے کامل علم لدنی خدائے حی و قیوم سے حاصل کرتے ہیں۔ علماء طالب مال و زر طالب دنیائے مردار اور فقرا طالب دیدار ہیں۔ علماء پر صرف دوزخ اور فقرا پر دوزخ و جنت دونوں حرام ہیں۔ جس شخص کی نظر کہ دنیائے دول پر ہوتی ہے وہ طالب جیفہ ہے اور دونوں جہان میں خراب و پریشان رہتا ہے۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اَلدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى (خود دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ملعون ہے سوا اللہ تعالیٰ کے ذکر کے۔

نیز آپ نے فرمایا ہے اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ (ایمان خوف و امید کے درمیان ہے۔ اور اسی طرح طَالِبُ الدُّنْيَا مُخَنَّثٌ وَّ طَالِبُ الْعُقْبٰى مُؤَنَّثٌ وَّ طَالِبُ الْمَوْلٰى مُذَكَّرٌ (طالب دنیا مخنث اور طالب عقبیٰ مونث ہے اور طالب مولیٰ مذکر ہے)۔

فقراء دنیا وما فیہا کو دیکھتے ہیں مگر اس میں دل نہیں لگاتے ہیں۔ جیسا کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے معراج کی شب تمام عالم کی سیر کی مگر سوائے ذکر اللہ کے کسی چیز کی طرف بھی بل

نہیں لگایا۔ چنانچہ پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (نہ بہکی آنکھ اور نہ مائل ہوئی کسی چیز پر) فقیر کو دو صفتوں سے موصوف ہونا چاہیے۔ (۱) غرق و استغراق مقام توحید و حضور (۲) مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مرجاؤ یعنی نفس کشی حاصل کرو) فقیر مقام فنا فی اللہ چودہ طبق میں نہیں سما سکتا کیونکہ وہ مقام لامکان سے ہے۔ چودہ طبق بمنزلہ پیاز کے پردوں کے ہیں۔ اور مقام فقر معرفت اور توحید کا ایک وسیع اور لا انتہا میدان ہے اہل مقامات اہل پردہ اور امید وار فردا (روز قیامت) ہیں اور فقیر صاحب عشق و نور ہے کہ شب و روز اس میں غرق رہتا ہے۔ اہل مقامات ظلمت و تاریکی میں رہ کر خدائے تعالیٰ سے دور رہتے ہیں اور فقرا اہل بصیرت ہوتے اور ہمیشہ قرب و حضور میں رہتے ہیں نہ خدا نہ خدا سے جدا تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰیَاتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ (خدائے تعالیٰ کی نشانیوں میں غور کرو اور اس کی ذات میں غور نہ کرو)۔

خدا تعالیٰ کی ذات پاک بے مثل اور بے مثال اور بے شبہ اور بے نمونہ ہے خدائے تعالیٰ مکان و جہات سے مبرا و منزہ ہے اور اپنے علم و قدرت سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ سمیع و بصیر ہے۔ اس کے کل صفات علم و حلم وغیرہ سب قدیم ہیں۔ فقرا پر عذاب و ثواب، حساب و کتاب کچھ نہیں ہے نہ مرتے وقت نہ قبر میں نہ قیامت کے میدان میں نہ پل صراط پر اور نہ دوزخ میں نہ منکر و نکیر کا ڈر اور نہ

اعمال نامہ کا خوف نہ انہیں حلال کی خواہش اور نہ حرام کی طلب وہ تو صرف طالب مولا ہیں۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْھَا (جو کوئی نیکی کرے سو اس کے لئے ہے اور جو برائی کرے تو اس کی برائی بھی اسی پر ہے) فقیر مفلس ہوتا ہے اسے کسی چیز کی خواہش نہیں ہوتی۔ اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ (مفلس خدائے تعالیٰ کی امن میں رہتا ہے) فقیر مفلس ہوتا اور ہمیشہ خدائے تعالیٰ کی امن میں رہتا ہے۔ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (جو شخص خانہ کعبہ میں داخل ہو اس کے لئے امان ہے) قیامت کے روز بہشت میں دیدار کا حکم ہوگا۔ صرف ایک نظر سے تجلی ہوگی کہ ہزاروں سال تک مدہوش پڑے رہیں گے اور دیدار کی برداشت نہ کر سکیں گے۔

اس کے بعد جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے ہمراہ وہ اہل دیدار آئیں گے جو عشق و محبت سے سوختہ ہونگے اور اہل بہشت بھی آپ کے ہمراہ ہونگے۔ اور اب کل اہل دیدار کو دیدار ہوگا۔ یہ وہ دیدار ہوگا کہ تمام نعمتوں اور لذتوں کا اس پر خاتمہ ہوگا۔ کوئی نعمت اور کوئی لذت اس کے برابر نہ ہوگی۔ فقیر کا ایمان خوف و رجا کے درمیان ہوتا ہے۔ یعنی وہ غیر خدا کی امید نہیں کرتا اور ماسوائے اللہ سے خوف نہیں رکھتا۔ اس کا ایمان اس پر ہوتا ہے لَا تَتَحَرَّکُ ذَرَّۃٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ (ایک ذرہ بھی خدائے تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہل سکتا) اس لئے وہ قضا و قدر پر اپنا ایمان رکھتا اور ہمیشہ رضائے الٰہی کا جویاں رہتا ہے۔

www.yabahu.com

اگرچہ نیست مارا علم ظاہر
ولے از علم باطن گشتہ طاہر

اگرچہ میں نے ظاہری علم حاصل نہیں کیا مگر باطنی علم سے میری جان پاک ہو چکی ہے۔

فقیر کامل کوئی خلاف شرع کام نہیں کرتا

مگر تاہم فقیر کوئی خلاف شرع کام نہیں کر سکتا اور نہ کسی سنت نبوی کو ترک کر سکتا ہے جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے اِذَا رَاَیْتَ رَجُلًا یَّطِیْرُ فِی الْھَوَآءِ وَیَاْکُلُ النَّارَ وَیَمْشِیْ عَلَی الْمَآءِ وَتَرَکَ سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ فَاضْرِبُہُ بِالنَّعْلَیْنِ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو کہ وہ ہوا میں اڑتا ہے آگ کھا لیتا ہے اور دریا پر چلتا ہے اور اس کے باوجود اس نے میری کوئی سنت ترک کر دی تو اسے تم جوتوں سے مارو

ذکر قلبی اور مومن کی فراست کا ذکر

فقیر کو ذکر قلبی حاصل ہوتا ہے ذکر قلبی کا نشان یہ ہے کہ صاحب ذکر قلبی کا دل آئینہ کی طرح صاف و شفاف اور باطن نما اور اس حدیث کا مصداق ہوتا ہے قَلْبُ الْمُؤْمِنِ مِرْاٰۃُ الرَّحْمٰنِ مومن کا دل آئینہ الٰہی ہے) صاحب قلب کو سوائے طلب مولا کے کسی چیز کی طمع اور حرص نہیں رہتی نہ اس کے دل پر کسی قسم کے خطرات اور

وسوسے پیدا ہوتے ہیں صاحب ذکر قلبی کے دل سے خرطوم و خناس وغیرہ سب اٹھ جاتے ہیں یُحْیِی الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ (قلب کو زندہ کرنا اور نفس کو مارنا) اس کی صفت ہوتی ہے کیونکہ صاحب قلب یگانہ خدا اور بیگانہ ازماسوائے اللہ ہوتا ہے زندہ دل کی کوئی شب ایسی نہیں ہوتی کہ جسے وہ صحبت انبیا و اولیا و فقیرا و محمدی کے بغیر گزارتا ہو اَلسُّکُوْنُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ اَوْلِیَآئِہٖ اولیا اللہ کے قلوب پر سکون حرام ہے۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے اہل اللہ کے دل کو قلزم فرمایا ہے یعنی دریا کا پانی اور دریا کے پانی کا حال ظاہر ہے۔ اسے قرار نہیں ہوتا وہ ہر دم رواں رہتا ہے۔ شب و روز میں کسی وقت ساکن نہیں رہتا۔ اور اس دریائے دل کی ابتداء ازل ہے اور انتہاء ابد تک ہے۔ دل کا دریا جس سے مراد ذکر اللہ ہے ہمیشہ جاری رہتا ہے کسی وقت ساکن نہیں ہوتا۔

صاحب ذکر قلب اس طرح سے ذکر اللہ میں مشغول ہوتا ہے کہ اسے نہ نفس و شیطان کی کچھ خبر رہتی ہے اور نہ زر و مال دنیائے فانی کی کچھ یاد ہوتی ہے اہل قلب ہمیشہ مقام حضور و مجلس محمدی میں رہتے ہیں۔ اہل قلب اہل اللہ ہیں اور اہل اللہ و اولیاء اللہ غیر محتاج ہیں۔ اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْئٍ یَحْتَاجُ اِلَیْہِ (فقیر سوائے خدائے تعالیٰ کے کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور کل شے اس کی محتاج ہوتی ہے) جو شخص کہ اپنے آپ کو اہل قلب کہتا ہو اور بادشاہوں امراؤں سے مدد

www.yabahu.com

معاش زر و مال طلب کرتا ہو وہ اہل قلب نہیں دروغ گو اہل سلب ہے وہ اہل قلب نہیں بلکہ اہل کلب (کتوں والا) ہے۔

اہل اللہ و اولیاء اللہ اہل قبا ہوتے ہیں (قبا سے قرب الٰہی مراد ہے) جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قِبَآئِیْ لَا یَعْرِفُھُمْ غَیْرِیْ (میرے دوست میری کبریائی میں پوشیدہ ہیں۔ انہیں میرے سوا کوئی نہیں جانتا) پس قبا الٰہی قلب پر حاوی ہوتا ہے اور فقیر کا قالب بھی قلب ہو جاتا ہے۔

ذکر اللہ کا تمام وجود میں جاری ہونا

ذکر اللہ فقیر کے وجود میں اس طرح جاری ہوتا ہے کہ ذکر سے اس کا وجود ہمہ اوست در مغز و پوست ان کے جسم و جان میں خون میں رگ و ریشہ میں، تمام بدن میں ذکر اللہ جاری ہو جاتا ہے۔ فقیر کا وجود ہمہ تن اسم اللہ و ذکر اللہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے جسم سے خون کا ایک قطرہ بھی گرے تو اس سے بھی زمین پر اسم اللہ لکھا ہوا نظر آئے گا۔ اس کا وجود اسم اللہ اور ذکر اللہ سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ نہ خناس و خرطوم شیطان اس کے وجود میں باقی رہتے ہیں اور نہ خطرات و وسوسے پیدا ہوتے ہیں ان کا وجود قدرت الٰہی کا نمونہ ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ کہہ دیں خدا تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے۔ گویا ان کا کہا ہوا خدا کا کہا ہوا ہوتا ہے۔ وہ جو سنتے ہیں اسم اللہ سنتے ہیں۔ جو کچھ دیکھتے ہیں۔

www.yabahu.com

اسم اللہ دیکھتے ہیں۔ انہیں کی شان میں خداوند کریم نے فرمایا ہے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ (تم جدھر نظر اٹھاؤ وہیں ذات پاک الٰہی موجود ہے) اوست در مغز و پوست کے یہی معنی ہیں)۔

اس مقام پر فقیر کو چاہئے کہ ہوشیار و خبردار اور شریعت نبوی علے صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر ثابت قدم رہے۔ ہرگز ہرگز شریعت سے پیر نہ پھسل جائے اور دھوکا کھا کر بدعت و استدراج میں نہ پڑ جائے۔ فقیر خدائے تعالیٰ کا دوست اور دنیا و اہل دنیا اس کے دشمن ہیں۔ اسے خدائے تعالیٰ کے سوا کسی پر اعتبار اور بھروسہ نہ کرنا چاہئے کیا بادشاہ و سلاطین اور کیا امرا و اراکین اور محبت الٰہی میں ہمیشہ مشغول رہنا چاہئے۔

ذکر قلبی اسے کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی ذکر اللہ جاری رہے اور قبر اس کے لئے قبر نہ ہو۔ بلکہ مقام خلوت ہو کہ تنہائی میں خدائے تعالیٰ کے راز و نیاز میں مشغول رہے اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (میں اس کا جو میرا ذکر کرے ہم نشین ہوں) انہیں کے لئے فرمایا گیا ہے اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ (اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ وہ ایک سے دوسرے مکان چلے جاتے ہیں)

ذکر روحی کا بیان اور اس کی تمثیل

اسی طرح ذکر روحی کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان

جیسی ہے کہ جس کے سامنے دریاؤں کی بھی کوئی حقیقت نہیں۔

صاحب ذکر روحی کے شوق و اشتیاق کی بھی یہی کیفیت ہے کہ اس کی کوئی انتہا ہی نہیں اور صاحب ذکر سری صاحب سرو اسرار صاحب راز و نیاز ہوتا ہے۔ ذات اللہ کے بغیر اسے قرار نہیں ہوتا۔ ماسوائے اللہ سے وہ سخت بیزار ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسوائے اللہ ہوس اور اس کا انجام اِذَاتَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ (جب فقر تمام ہوتا ہے اس وقت وصال حقیقی حاصل ہوتا ہے) یہ مقام فقیر کو اس وقت حاصل ہوتا ہے کہ جب وہ تمام اٹھارہ ہزار عالم سے گذر کر مقام لاہوت میں پہنچتا ہے جہاں اس کا سینہ اسرار الٰہی کے خزینوں سے پر ہوتا ہے۔ اس کی خواب و بیداری اور مستی، ہوشیاری ہو جاتی ہے۔ اگر زمین و آسمان کی کل مصیبتیں اس کے سر پر آپڑیں تب بھی یہ رضائے الٰہی سے منہ نہیں موڑتا۔ راہ فقر ورد و وظائف اور تسبیحیں پڑھنے اور مسئلہ مسائل سیکھنے میں نہیں ہے۔

فقیر ہمہ تن شریعت پر ثابت قدم رہتا ہے

راہ فقر صرف اسی میں ہے کہ فقیر شریعت پر ثابت قدم اور مست الست رہے مصائب و تکالیف سے منہ نہ موڑے جس طرح سے کہ اونٹ کانٹے کھاتا ہے اور بارگراں سے لد کر منزلیں کاٹتا ہے۔ جو مرشد کہ دنیائے دوں کا طالب بنتا ہے وہ راہ فقر اور طالبوں کے حال

سے واقف و آگاہ نہیں ہو سکتا۔

مرشد ایسا ہونا چاہئے جس طرح سے کہ یہ فقیر کہ خدائے تعالیٰ نے اس فقیر پر اپنا فضل و کرم کیا کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس نے بیعت حاصل کی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خنداں پیشانی کے ساتھ اس فقیر کی بیعت لی۔ جس سے اس فقیر کا ظاہر و باطن ایک ہوگیا۔ اور جس سے یہ فقیر توحید الٰہی سے واقف اور اسم ذات اللہ سے خبردار ہو کر کشف و کرامات سے بیزار ہو گیا فقیر کو یہی کشف و کرامات بس ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے سرفراز ہو کر ازل سے ابد تک خبردار ہوشیار رہے۔ اور بیداری اور ہوشیاری یہ ہے جس کی نسبت کہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اِنَّ عَیْنَایَ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ (میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا) مردہ دل اہل ناسوت ہیں۔ ان کی خواب غفلت ہوتی ہے۔ اور اہل قلب کی خواب و بیداری برابر ہے۔ اہل قلب کا مقام علیین ہے۔ اور مردہ دل کا سجین اور اسفل السافلین ہے۔

نفس کی اقسام کی تفصیل

انسان کے وجود میں نفس چار طرح پر ہے۔ جس نفس کی عادت کہ کفار کی عادت ہو' اسے دنیائے دوں اور کفار و فساق سے محبت

www.yabahu.com

ہوگی یہ نفس امارہ اور راہ فقر کا راہزن ہے اور جس نفس میں کہ نفاق
کی خوبو ہے اسے منافقوں سے خلوص و اخلاص ہوگا۔ یہ نفس لوامہ
ہے اور جس نفس کو کہ کھانے پینے، عیش و عشرت اور ظلم و ستم کی
عادت ہے وہ نفس ملہمہ ہے اور جو نفس کہ علم شریعت اور علمائے
عامل و فقرائے کامل سے انسیت رکھتا ہو خدا ترس اور خدا پرست ہو
غرق و استغراق میں مست رہتا ہو۔ ادائے حق عبودیت رب الارباب
میں کامل ہو۔ یہ نفس مطمئنہ ہے۔ چنانچہ انبیاء اولیا کا نفس مطمئنہ ہوتا
ہے۔ اس جہان فانی سے کوچ کرتے وقت اس نفس کو خداوند کریم کی
طرف سے خطاب ہوتا ہے۔ يَآ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ
رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (اے نفس مطمئنہ
اپنے رب کی طرف آ، وہ تجھ سے اور تو اس سے خوش ہے اس کے
خاص بندوں کے ساتھ ہو اور اس کی جنت میں آکر رہ)

علما اہل ظن ہیں۔ ظن کی نسبت فرمایا گیا ہے۔ ظَنُّ الْمَرْءِ عَدُوُّهٗ
(انسان کا گمان اس کا دشمن ہے) اور فقرا اہل وطن ہیں اور وطن کی
نسبت فرمایا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ (محبت وطن ایمان کی نشانی
ہے) وطن مقام ازل سے ہے علما منزل و مقامات بہشت کے امیدوار
ہیں اور فقرا پر منزل و مقام حرام ہیں۔ انہوں نے دیدار حاصل کرکے
حج کامل ادا کرنے کی غرض سے جنت کی کل نعمتوں اور لذتوں کا ازل
سے ابد تک احرام باندھا ہے۔ مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ (جس کے لئے

مولا ہے اس کے لئے کل چیزیں ہیں) فقرا کل کے شغل میں ہیں۔
علما اہل کتاب ہیں اور فقرا قطب الاقطاب علما کو عقل و شعور، علم
و فضل حاصل ہے فقرا کی تحصیل توحید و وصل سے ہے۔ علما سطر و
حروف و اوراق کتب کے مطالعہ میں رہتے ہیں اور فقرا توحید و عشق و
محبت حقیقی و مقام فنافی اللہ میں غرق رہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اعمال کو نہیں

حدیث قدسی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَآ اِلٰٓى اَعْمَالِكُمْ وَلٰكِنْ
يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَنِيَّاتِكُمْ (خدائے تعالیٰ نہ تو تمہاری صورتوں کو دیکھتا
ہے اور نہ تمہارے کاموں کو مگر وہ تمہارے دل اور تمہاری نیتوں کو
دیکھتا ہے)

فقرا اہل قلوب ہیں اور ان کے مناصب و مراتب محبوب ہیں۔
ایسے ہی لوگوں کی نسبت خداوند کریم نے اس آیت شریف میں اشارہ
کیا ہے وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ
وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا
قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (اے ہمارے حبیب ان لوگوں
کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرو جو لوگ کہ شب و روز اپنے پروردگار کی
ہی یاد میں رہتے ہیں اور رضائے الٰہی کے سوا وہ اور کچھ نہیں چاہتے
اور تم ان کی پیروی نہ کرنے لگنا کہ جن کا دل ہماری یاد سے غافل رہا۔

www.yabahu.com

جنہوں نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور اپنی حد سے بڑھ گئے) جو شخص کہ فقرا کا دشمن ہو۔ وہ دنیا اور اہل دنیا کا دوست ہوگا۔ اور اہل دنیا کا دوست ریاکار ہوتا ہے۔

ریا کی نسبت جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اَلرِّیَاءُ اَشَدُّ مِنَ الْکُفْرِ وَالْکُفْرُ مِنَ النَّارِ (ریاکاری کفر سے بھی بری ہے اور کفر آگ میں لے جائے گا)

قہر الٰہی اور جذبہ فقرا سے باز رہو ورنہ وہ تمہیں اسفل السافلین میں پہنچاکر دوزخ تمہارا ٹھکانہ بنائے گا۔

فقرا کا دشمن تین حال سے خالی نہیں یا اسم اللہ و اسم محمد کو نہیں چاہتا یا یہ کہ اس کا باطن خراب ہوگا اور شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے پھر گیا ہو گا۔ نعوذ باللہ منہ۔

جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام تو فقر کو اپنا فخر جان کر فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَةِ الْمَسَاکِیْنِ (اے پروردگار مجھے مسکین رکھ اور میری موت بھی مسکینوں جیسی کر اور ہم سب کا حشر بھی مسکینوں کے ساتھ کر) مسکین فقیر کو کہتے ہیں اسی لئے فرمایا گیا ہے اَلْفَضْلُ مِنْ جَمِیْعِ اَعْمَالِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ تَرْکُ الدُّنْیَا (جن اور انس کا بہتر عمل ترک دنیا ہے) دنیا مال و زر کمانے کے لئے نہیں بلکہ نیکیاں کمانے کے لئے ہے۔ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ (دنیاداری وہ بہتر ہے جو آخرت کے لئے گویا کاشتکاری ہو)

پس فقیر کو چاہئے کہ جو دن کو ملے اسے شب کے لئے اور جو شب کو ملے اسے دن کے لئے جمع نہ کرے۔ بلکہ شب و روز کی کل آمدنی خدائے تعالیٰ کی راہ میں صرف کر دے دنیا جمع کرنا ابوجہل اور یزید کا کام تھا نہ کہ حضرت رابعہ اور حضرت بایزید کا۔

سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ابوجہل نے مخالفت نہیں کی بلکہ درم و دینار دنیا نے کی۔ اگر ابوجہل کے پاس مال و دولت یا اسے دنیا کی محبت نہ ہوتی تو وہ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے تابع ہو جاتا اور ہرگز آپ کی مخالفت نہ کرتا۔

اسی طرح سے یزید کے پاس اگر سلطنت اور بادشاہت نہ ہوتی تو وہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین کے تابع ہو جاتا اور ان سے مخالفت اور جنگ نہ کرتا۔

مفلس ان تمام جھگڑوں سے پاک رہتا ہے اسی لئے فرمایا گیا اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ (مفلس خدائے تعالیٰ کی امان میں رہتا ہے) دنیا حاصل کرنے میں سو مکرو فریب کرتے پڑتے ہیں۔ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اَلدُّنْیَا زُوْرٌ لَا یُحْصَلُ اِلَّا بِالزُّوْرِ (دنیا سراسر دروغ ہے بغیر دروغ گوئی کے وہ حاصل بھی نہیں ہوتی) پھر دروغ گو کا خدائے تعالیٰ سے کیا کام۔ دنیا اور اہل دنیا سے وہ نزدیک اور خدا تعالیٰ سے وہ دور ہوتا ہے۔ حالانکہ دنیا چند روزہ ہے اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّلَنَا فِیْهِ صَوْمٌ (دنیا گویا ایک روز کی ہے اور ہمارے لئے وہ روزے کا دن

www.yabahu.com

ہے) علما اگرچہ فرشتہ صفت ہی کیوں نہ ہوں اگر وہ حب دنیا رکھتے ہوں۔ تو ان کے نزدیک بھی نہ جا۔ کیونکہ اہل دنیا سے دین کا نفع متصور نہیں۔

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لی مع اللہ

فرشتہ اگرچہ درگاہ الٰہی کا مقرب ہوتا ہے لیکن مقام لی مع اللہ تک اس کی رسائی نہیں۔

مرشد کامل صاحب حضور ہوتا ہے

مرشد وہ ہے کہ صاحب حضور ہو' نہ کہ طالب دنیائے دوں اور نہ طالب بہشت و حور و قصور۔

مرشد کامل اسے کہتے ہیں کہ اگر طالب پر ریاضت کا دروازہ کھول دے تو چالیس چلوں یا بیس چلوں میں یا دس چلوں میں یا پانچ چلوں میں یا دو چلوں میں یا ایک چلہ میں یا بیس روز میں یا دس روز میں یا پانچ روز میں یا دو روز میں یا ایک ہی روز میں بلکہ چشم زدن میں کل مقامات ابتدا سے انتہا تک طے کرا دے اور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچا دے۔

راہ باطن میں طالب کو معراج حاصل ہوتی ہے نہ کہ بدعت و استدراج۔ اور ذکر حقیقی وہ ہے کہ ذاکر پر موکل ہو جائے اور بے گماں

جاری ہو۔ اسی طرح سے فکر بھی اس پر موکل ہو جاتی ہے اور عشق توحید اور شوق و اشتیاق بھی اس پر موکل ہو جاتا ہے۔ ذات الٰہی کے سوا اور کچھ خیال نہیں رہتا۔ خواب اور بیداری برابر ہو جاتی ہے۔

عمل کے لئے ایک حرف ہی بس ہے

علم حقیقی ایک حرف ہے طالب صادق کو وہی کافی ہے اور وہ حقیقی علم یہ ہے کہ طالب پر سوائے ذات الٰہی کے ماسوائے اللہ مطلق حرام ہے اس لئے کہا گیا ہے اَلْعِلْمُ نُکْتَۃٌ وَّکَثْرَتُھَا الْجُھَّالُ (علم حقیقی ایک راز ہے باقی علوم جہال کے لئے ہیں) علم تھوڑا ہو یا بہت عمل کے ساتھ مفید ہوتا ہے ورنہ محض وبال جان ہوتا ہے علم باعمل ہی باکمال بناتا ہے ورنہ کتنا ہی پڑھ لے بے عمل صاحب علم بدخصال ہوتا ہے۔

علم صرف و نحو خوانی یا علم فقہ واصول
ایں ہمہ جہل است و غفلت جز خدا کردن حصول

اللہ تعالیٰ کی یاد اور معرفت کے حصول کی نیت اور کوشش کے بغیر صرف نحو فقہ اور اصول وغیرہ سارے علوم حاصل کرنا جہالت اور غفلت ہے۔

علم لدنی کی اصلیت اور اس کا حصول

فقیر کو علم حق تعالیٰ سے حاصل ہوتا ہے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا

www.yabahu.com

(آدم کو خدائے تعالیٰ نے سکھا دئے نام کل چیزوں کے) جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کو خدائے تعالیٰ نے سکھلایا اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ (میری تربیت میرے پروردگار نے کی) طالب کو چاہئے کہ مستقل مزاج رہے۔ تکالیف و مصائب یا کسی کے کچھ کہنے سننے سے بے راہ نہ ہو جائے۔ خداوند کریم نے فرمایا ہے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ (ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی ہے) اس بزرگی کو قائم رکھے اور لوگوں کے آزار دینے سے پریشان نہ ہو جائے۔ توحید پر ثابت قدم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ (خدا شہادت دیتا ہے کہ اس کی ذات ایک ہے اور فرشتوں نے اور اہل علم نے بھی انصاف پر ہو کر شہادت دی کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں۔

اہل علم کی نظر سبب پر اور اہل فقر کی نظر مُسبّب پر ہوتی ہے۔

اہل علم کی نظر سبب پر ہوتی ہے اور فقرا کی نظر مُسبّب (اسباب کے پیدا کرنے والے پر)

خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (جو خدا پر بھروسہ کرے تو وہ اس کے لئے کافی ہے) جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے اَلدُّنْيَا لَكُمْ وَالْعُقْبٰى لَكُمْ وَالْمَوْلٰى لِيْ

(دنیا بھی تمہارے لئے ہے اور عقبیٰ بھی تمہارے لئے ہے مجھے مولا بس ہے) علما کہتے ہیں کہ فقرا کیا بیوقوف و دیوانہ ہوتے ہیں مگر انہیں یہ نہیں معلوم کہ صرف اسم اللہ سے وہ لو لگا کر سب کو بھول جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر عاشق باللہ واصل الی اللہ ذکر و فکر کشف و کرامات وغیرہ سب کو فرو گذاشت نہ کرے تو وہ مقام حضور ہرگز حاصل نہیں کر سکتا مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ (جس نے وصال کے بعد عبادت کی اس نے خدائے تعالیٰ کے ساتھ کفر و شرک کیا) خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (خدا کی عبادت یہاں تک کر کہ تمہیں یقین آ جائے) بلکہ حضوری بھی ایک حجاب ہے۔ اور قرب ایک عذاب ہوتا ہے تاوقتیکہ مقام فنافی الفنا اور توحید مطلق میں غرق نہ ہو جائے۔ پھر اس مقام پر مشاہدہ مجاہدہ اور مجاہدہ مشاہدہ ہو جاتا ہے۔

مراقبہ کا بیان

اور مراقبہ اسے کہتے ہیں کہ جب آنکھ بند کرے مراقبہ میں ہو کر جہاں چاہے وہیں پہنچ جائے۔ ظاہری باطنی آنکھیں یہ حال و احوال نہیں رکھتی ہیں۔ یوں ویسے آنکھیں بند کرنے کا نام مراقبہ نہیں ہے۔ اس طرح آنکھیں بند کرکے بیٹھے رہنا تو بلی کا مراقبہ ہے کہ وہ چوہوں کے شکار کے لئے چپ اور خاموش بیٹھی رہتی ہے۔ اس مراقبے والے

www.yabahu.com

اس آیت کے مصداق ہیں وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ (انہوں نے خدا سے دھوکا کیا اور خدا نے ان کے دھوکے کو انہیں پر پلٹ دیا۔ اور خدا تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

مراقبہ اسے کہتے ہیں کہ مرشد طالب اللہ کو مقام حضور اور مجلس محمدی میں پہنچا کر وحدانیت میں غرق کردے۔

غم دنیاؤ عقبیٰ رفتہ ازدل
چوں پیش وحدت آمد راہ مشکل

جب راہ وحدت کی مشکلات میرے سامنے آئیں تو میرے دل کو دنیا اور عقبیٰ کے تمام غم بھول گئے۔

فنا فی اللہ شوم در لامکانی
کہ نظرش برکشم از جاودانی

میں لامکان میں فنا فی اللہ ہو جاؤں تاکہ اس کی نظر ہمیشہ کے لئے اپنی طرف کھینچ لوں۔

سینۂ عارفاں سر الٰہی
ترا واقف کنم از حق وہم آگاہی

عارفوں کا سینہ اسرار الٰہی کا رازدان ہوتا ہے میں تجھے حق اور آگاہی سے واقف کرتا ہوں۔

باہو غم نیست رہبر پیش راہ است
کہ دستم دامنش بر مصطفاہست

اے باہو میرے ہاتھ میں حضور سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دامن مبارک ہے اس لئے مجھے پیش آمدہ راہ کے مصائب کا کوئی غم نہیں۔

بشرطیکہ طالب صادق ہو مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا فَهُوَ طَالِبُ الدُّنْيَا وَمَنْ طَلَبَ الْعُقْبٰى فَهُوَ طَالِبُ الْعُقْبٰى وَمَنْ طَلَبَ الْمَوْلٰى فَهُوَ طَالِبُ الْمَوْلٰى (جو کوئی کہ دنیا طلب کرے وہ دنیا کا طالب اور جو عقبےٰ طلب کرے وہ عقبےٰ کا طالب اور جو مولا کو طلب کرے وہ مولا کا طالب ہے)

فقر کیا ہے

باہو فقر کیا ہے؟ وہ ایک صورت زیبا و ملیح ہے وہ ایک نسخہ صحیح ہے جو ماسوائے اللہ سے پاک ہے' دونوں جہان اس کے دیدار کے مشتاق ہیں جس نے اس نسخہ کو دیکھا وہ خدائے تعالیٰ کے نزدیک پہنچ گیا۔ سر فقر سر خدا ہے فقیر کا کان کلام اللہ سننے کے لئے ہے اور اس کی زبان اس کے پڑھنے کے لئے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (کہہ دو اے ہمارے حبیب کہ خدا ایک ہے وہ کھانے پینے اور ہر عیب و نقصان سے پاک ہے نہ وہ کسی کی اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے وہ اپنی ذات و صفات میں یگانہ ہے) فقیر کا دشمن دونوں جہان میں روسیاہ ہے۔

www.yabahu.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کافروں کے سروں پر مٹی ڈال کر انہیں اندھا کیا

جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے کافروں کے سروں پر مٹی ڈالی سب رو سیاہ اندھے ہو گئے اور آپ کو نہ دیکھ سکے۔ یہ آپ کو مار ڈالنے کی غرض سے آپ کے مکان کا محاصرہ کئے کھڑے تھے آپ اندر سے نکلے اور سب کے سروں پر خاک ڈالتے چلے گئے۔ اسی کی نسبت خدائے تعالیٰ نے فرمایا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ (اے پیغمبران پر تم نے مٹی نہیں ڈالی بلکہ خدا نے ان پر خاک ڈالی)

فقیر کی آنکھ عین الیقین ہوتی ہے۔ اور اس کا دل دایم الحضور اور بیت المعمور ہوتا ہے اس کا مقام سدرۃ المنتھی اور اس کا علم، علم لدنی ہوتا ہے۔ اس کی رسائی عرش تک ہوتی ہے۔ لوح محفوظ اس کے مطالعہ میں ہوتی ہے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا (خدا اس کے لئے بس ہے)

فقیر کی ابتدا ازل سے ہے اور اس کی انتہا ابد ہے۔ وہ دنیا و مافیہا کو فانی اور صرف خدائے تعالیٰ کو باقی جانتا ہے۔ دونوں جہان سے ہاتھ دھوتا ہے۔ اسے حقیر نہیں جاننا چاہئے۔ اگرچہ وہ بظاہر گدا ہے مگر درحقیقت غنی و بے پروا ہے۔ اور نفس کو ذلیل کرنے کے لئے وہ گدا گری کرتے ہیں۔ ان کا سوال، سوال نہیں۔ وہ کمال عشق و محبت کی مستی ہے۔ انہیں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ (سائل کو سختی سے جواب نہ دو) یہ آیت فقرا کے باب میں

ہے۔ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (اور اپنے پروردگار کی نعمت کا اظہار کرو) یہ آیت علما کے حق میں ہے۔

علم ظاہری اور اسم اعظم کا بیان

علم ظاہری سربسر سردردی اور محض قیل و قال ہے اکثر علما اسم اعظم کو نہیں جانتے پہچانتے۔ اس لئے کہ ان کا وجود اسم اعظم کی عظمت سے خالی ہے۔ اسم اعظم وجود بے عظمت میں اثر نہیں کرتا۔ اگرچہ اسے کوئی جان لے اور پڑھا بھی کرے۔ اسی طرح سے اسم ذات اسم اللہ پلید وجود میں تاثیر نہیں کرتا۔ اگرچہ کسی کامل و مکمل نے اس پر نظر کی ہو۔ اور وہ اس کی اجازت سے اسم اللہ کا ذکر کرتا ہو۔ مگر چونکہ اس کے دل میں حب دنیا ہے۔ اسی لئے اس کا اثر نہیں ہوتا۔

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص دنیاوی حاجت کے لئے اہل دنیا کو دیکھتا ہے تو تیسرا حصہ اس کے دین کا اس سے جاتا رہتا ہے۔ اہل دنیا سے وہی فقیر سوال کرتا ہے۔ جو دنیا کا محتاج ہوتا ہے۔ دنیا کا محتاج وہی فقیر ہوگا جو کہ خدائے تعالیٰ سے دور ہوگا۔ فقیر جو کچھ مانگتا ہے اپنے خدا سے مانگتا ہے۔ وہ سوائے خدائے تعالیٰ کے اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا اَلْفَقِیْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ یَحْتَاجُ اِلَیْہِ (فقیر اللہ کے سوا اور کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور

www.yabahu.com

کل شے اس کی محتاج ہوتی ہے)

فقیر کامل دنیا اور اہل دنیا کی طرف رجوع نہیں کرتا۔ مگر اس وقت کہ درگاہ الٰہی سے دور ہو اور شیطان اس کا پیشوا ہو۔

فقیر مادر زاد کی حکایت

کہتے ہیں ایک روز جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اے جبرئیل کوئی شخص فقیر مادر زاد بھی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی یارسول اللہ ایک شخص ہے کہ جس روز سے شکم مادر سے پیدا ہے ذکر اللہ کے سوا اور کچھ نہیں جانتا۔ ہمیشہ غرق استغراق، سکر و مستی میں خاموش لب بستہ دائیم السکوت رہتا ہے۔ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اے جبرئیل اسے ہمارے پاس لاؤ۔ جبرئیل اس درویش کو جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں لائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس درویش پر توجہ فرما کر التفات کی اور فرمایا کہ اے درویش! تم نے کبھی کھانا بھی کھایا ہے۔ درویش نے عرض کی یارسول اللہ! کھانے پینے کی مجھے خبر نہیں۔ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مٹھی گندم لے کر خشک زمین پر ڈالدئے وہ اسی وقت سرسبز ہو گئے اور ان میں خوشے لگ گئے اور خشک ہو کر ان میں غلہ تیار ہو گیا۔ آپ نے اسے پسوا کر اس کے نان تیار کرائے۔ اور

www.yabahu.com

اس درویش کے سامنے رکھ کر آپ نے اس سے فرمایا کہ کھاؤ۔ وہ درویش ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجالایا۔ اور وہ تمام روٹیاں کھالیں۔ اس کے بعد آپ نے اس سے فرمایا کہ تم اسی طرح کھایا کرو۔ اس درویش نے دست بستہ عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ مجھ پر رحمت کی نظر ڈالیں تاکہ میں پھر غرق و استغراق میں ہو کر حق سے مشغول رہوں۔ ورنہ میں کھانے پینے میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے اس درویش پر رحمت کی نظر کی جس سے وہ وحدت میں غرق ہو گیا۔

اسی طرح سے آپ کے بعض اصحاب کا یہ خیال تھا کہ آٹے کو پانی میں گھول کر پی لیتے تھے تاکہ ذکر اللہ میں حرج واقع نہ ہو۔ انہیں اس بات کا خوف ہوتا تھا کہ مبادا ہم کسی کام میں مشغول ہوں اور اسی پر ہمارا خاتمہ ہو اور پھر ہم ذکر اللہ میں مشغول نہ ہو سکیں، دم با قدم اسی کو کہتے ہیں۔

فقیر کی پہلی نشانی یہ ہے کہ اس کا دل ماسوائے اللہ سے پاک و صاف ہو جائے۔ الم نشرح لک صدرک (اے پیغمبر کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا) جب نفس بالکل مرجاتا ہے کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّ يَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (کل چیزیں فنا ہونے والی ہیں صرف تیرے رب کی ذات پاک باقی رہے گی جو صاحب عزت و عظمت ہے) اس کی طرف رخ کرتا ہے۔ اور لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

(آج کس کی سلطنت ہے صرف اللہ واحد کی جو سب سے زیادہ قوت والا ہے) اس پر ظاہر ہوتا ہے اس طرف انسان کی گزر ہے نہ کہ گدھے کی جس پر دفتر لدے ہوں۔ مگر بظاہر انسان ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ نفس بمنزلہ کافر کے ہے۔ اگر کافر کی ہم نشینی میں کوئی تقوے اور پرہیزگاری اور ریاضت و مشقت کرتا رہے۔ کافر ہرگز عاجز نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی کافر کے نزدیک کلمہ طیبہ پڑھے ذکر جہری کرے کافر عاجز ہو جائے گا۔ اور اس کی ہم نشینی چھوڑ دے گا۔

نفس امارہ کی مخالفت

جن اہل علم کا نفس سے خلاف نہیں ہے بلکہ انہیں اس سے اخلاص ہے وہ اس آیت کے مصداق ہیں اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (تم لوگوں کو نیکی بتاتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھولے ہوئے ہو۔ حالانکہ تم خدا کی کتاب بھی پڑھتے رہتے ہو کیا تمہیں اتنی بھی سمجھ نہیں) طالب اللہ کا مقام حیرت توحید ہے۔

مگر مقام حیرت غیرت و مقام حیرت انس و مقام حیرت حرص و مقام حیرت ہوا و مقام حیرت فنا و حیرت شرک وغیرہ غلبہ کثافت اور لقمہ حرام کھانے پینے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور کامل نفس کشی ذکر سے حاصل ہوتی ہے۔ لاحول اور درود شریف کثرت سے پڑھنی چاہیے۔

اور حیرت توحید اشتیاق دیدار اور غلبہ عشق و محبت سے پیدا ہوتی ہے۔ اور حیرت غیرت حسد کی وجہ سے مقام انا میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کے رفع کے لئے توبہ و استغفار کثرت سے پڑھنی چاہیے۔ اور حیرت انس مقام محبوبیت محمدی ہے۔ اس کے رفع کے لئے مراقبے زیادہ کرنے چاہئیں۔ تاکہ طالب کے وجود سے غفلت جاتی رہے اور حیرت حرص مقام خناس خرطوم شیطان سے بچ جائے اہل اللہ کی مجلسوں میں بیٹھنا اور زیارت قبور کرنی چاہیئے تاکہ موت کی عبرت اور اس کے خوف سے دل کی سیاہی جاتی رہے اور مقام حیرت ہوا' نفس پروری اور اہل دنیا کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے اہل دنیا کی صحبت ترک کرے تاکہ آرام سے بسر کرے اور دل روشن ہو جائے۔ اور حیرت فنا فکر روز قیامت و تفکرات مقام حضور سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے فرمایا گیا ہے۔ تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ (ایک گھڑی کی فکر کل جن و انس کی عبادت سے بہتر ہے)

فقرا کی اقسام

فقیر پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔

اول وہ فقرا جو اس آیت کے مصداق ہو سکتے ہیں وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ (تم میری آیتوں کے بدلے دنیاوی قلیل متاع نہ خریدو۔ اور مجھ سے خوف کرو) چنانچہ فقرا تابع مرید بادشاہ

www.yabahu.com

وقت

دوم فقرائے اہل فساد۔ چنانچہ اہل بدعت و استدراج۔

سوم فقرائے اہل جہاد۔ چنانچہ وہ فقرا کہ نفس کو مارتے اور اس سے جہاد کرتے ہیں محض لوجہ اللہ۔

چہارم وہ فقرا کہ دونوں جہان میں خراب ہوتے ہیں۔ چنانچہ جوگیان کفار۔

نہ علم نہ دانش نہ حقیقت نہ یقین
چوں کافر درویش کہ ندارد دنیا نہ دین

www.yabahu.com

کافر درویشوں (جوگیوں سنیاسیوں وغیرہ کی طرح) ان میں علم و دانش اور حقیقت و یقین میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا وہ دین رکھتے ہیں اور نہ دنیا۔

پنجم فقرائے صاحب غرق و استغراق و شوق و اشتیاق اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (تم جدھر منہ کرو وہیں ذات پاک خدا موجود ہے) جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (بتوں کو چھوڑ کر میں نے خدا کی طرف رجوع کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا میں حق کا طالب ہوں مشرک نہیں) اسی طرح فقیر اہل تصوف پانچ قسم کے ہیں۔

اول صاحب تصرف و اہل شریعت' یہ علمائے عامل ہیں۔

دوم صاحب تصرف طریقت کہ ماسوائے اللہ کو طلاق دے دیتے ہیں اور بندگی کا طوق اپنی گردن میں ڈالتے ہیں۔

سوم صاحب تصرف حقیقت کہ حق تعالیٰ کا حق اپنی گردن سے ساقط کرتے ہیں۔

چہارم صاحب تصرف معرفت جو مرتے دم تک نفس کو خوش اور اس کی خواہش پوری نہیں کرتے۔ ہمیشہ اسے دم دیتے اور انتظار میں رکھتے ہیں۔ یہی نفس کی موت ہے۔ اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ (انتظار موت سے بھی سخت ہے)

پنجم صاحب صراط مستقیم صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ (ہمیں ان کی راہ چلا جن پر تو نے احسان کیا) یہ لوگ والئے ولایت ہادئے ہدایت فقیر' صاحب خلق الٰہی اور اس آیہ کریمہ کے مصداق ہیں اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (خدا کے دوستوں پر کوئی غم اور رنج نہیں) انہیں کی نسبت حدیث قدسی ہے اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ قَبَائِیْ لَا یَعْرِفُهُمْ غَیْرِیْ (میرے اولیا میری کبریائی میں پوشیدہ رہتے ہیں۔ میرے سوا ان کا مرتبہ کوئی نہیں جانتا۔

فقیر کو پانچ باتیں جمع کرنی چاہئیں۔

(۱) علم (۲) عمل (۳) حلم (۴) شرع (۵) فقر۔

جب یہ پانچوں مجتمع ہو جائیں گی تو فقیر کو دل جمعی حاصل ہوگی۔

جس میں یہ پانچ صفتیں نہ ہوں اسے فقیر نہ کہنا چاہئے۔

اسی طرح فقیر کو پانچ چیزیں ترک کرنی چاہئیں۔

(ا) جہل (۲) دنیا (۳) اہل دنیا (۴) نفس (۵) ریاو کفر

ریاو کفر سے رجوعات خلق پیدا ہوتی ہے۔ ان پانچ چیزوں کو چھوڑ کر دوسری پانچ صفتیں اختیار کرنی چاہئیں۔

(ا) توکل علی اللہ (۲) پابندئ شریعت (۳) افلاس اَلْمُفْلِسُ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ (مفلس خدا کی امان میں ہے)۔ (۴) مرشد عارف باللہ (۵) محبت کلام اللہ و حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

باھو علم کیا ہے؟ رفیق و بہی خواہ ہے اور مرشد کیا ہے؟ پیشوائے راہ ہے اور ذکر و معرفت کیا ہے؟ زاد و توشہ ہر دو جہان۔ اور فقر کیا ہے؟ سلطنت لازوال۔ اور فقیر کسے کہتے ہیں کہ لوگوں کو ماسوائے اللہ سے کھینچ لے اور وحدت کے دریا میں خوب دھو کر ان کے دل کو محبت غیر اللہ سے پاک و صاف کرے جس طرح کہ دھوبی کپڑوں کو دریا میں دھو کر صاف کر لیتا ہے کیونکہ کسی انسان کے دو دل تو ہیں نہیں مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ (خدا نے کسی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے)

علما صاحب نصیحت ہیں اور فقرا صاحب محاسبہ نفس اور خلق اللہ اور ماسوائے اللہ سے غیر محتاج اور صاحب ولایت ہیں۔ خدا ان کا دوست اور یہ خدا کے دوست اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (خدا ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو ایمان لائے

انہیں کفر و شرک کی ظلمت سے نکال کر ایمان و یقین کی روشنی میں لاتا ہے)

فقیر میں پانچ چیزیں نہ ہونی چاہئیں۔

اول سرود و راگ کہ یہ عادت کفار سے ہے کہ وہ بتوں کے سامنے گاتے اور بجاتے ہیں۔

دوم جھوٹ، کہ جھوٹ ایمان کو برباد کرتا ہے۔

سوم ذائقہ نفس، کہ لذات نفسانی سے دل سیاہ ہوتا ہے۔

چہارم نشے کی چیزیں کھانی پینی لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکٰرٰی (تم نشے کی حالت میں نماز کے پاس بھی نہ جاؤ)

پنجم بدعت کی باتیں، کیونکہ وہ قہر الٰہی اور جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام کی ناخوشی کا سبب ہیں۔

باوجود ان تمام باتوں کے اگر پھر بھی کسی طالب پر راہ فقر کشادہ نہ ہو تو اسے چاہئے کہ یاد الٰہی کی طرف رجوع کرے۔ قرآن کریم کو اپنا پیشوا بنائے اور کسی زندہ دل غوث و قطب کی قبر پر گھوڑے کی طرح سوار ہو کر جو کچھ قرآن مجید یاد ہو پڑھے۔ وہ قبر براق کی طرح مجلس محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں پہنچا کر توحید میں غرق کر دے گی۔ اور منزل مقصود کو پہنچا دے گی اور اب مجلس محمدی میں پہنچ کر جناب سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض معروض کرے وہاں سے جو کچھ حکم ہو اس پر ثابت قدم رہے اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ

www.yabahu.com

اَهْلِ الْقُبُوْرِ (جب تم اپنے کاموں میں حیران و پریشان ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد لو) کا یہی مطلب ہے وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى رَسُوْلِ خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

www.yabahu.com